پرندوں کی خرید وفروخت کا حکم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3167

تاریخ اجراء: 06 ربیع الثانی 1446ھ/10 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا شریعت میں پرندوں کی خرید وفروخت ناجائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پرندوں کی خرید وفروخت شرعاً جائز ہے، اس میں حرج نہیں۔ البتہ! یہ یاد رہے کہ پرندوں کے دانے پانی اور آرام وغیرہ کا خوب خیال رکھا جائے، ان کو تکلیف پہنچانے سے باز رہے کہ جانور پر ظلم، ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے اور ذمی پر ظلم، مسلمان پر ظلم سے سخت تر ہے۔

درمختار میں ہے "(وصح بیع الکلب)۔۔۔حتی الهرة وکذا الطیور" ترجمہ: کتے۔۔۔بلی کی خرید وفروخت درست ہے اسی طرح پرندوں کی بھی۔" (درمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، ج5، ص227، 226، دارالفکر، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: "من الطیور یجوز بیعه" ترجمہ: پرندوں کی بیع جائز ہے۔ (تبیین الحقائق، ج4، ص126، مطبوعہ قاھرۃ)

ایک حدیث میں حکم ہے کہ جو جانور پالو دن میں ستر بار اُسے دانہ پانی دکھاؤ نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو اور نیچے آنا چاہے تو آنے نہ دو۔ علماء فرماتے ہیں جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے اور کافر ذمی پر مسلمان ظلم سے اشد کمافی الدرالمختار وغیرہ (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔) (فتاوی رضویہ، ج16، ص656، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم